بطور جرمانہ مال لینا بھی ثابت ہے فرمان نبوی ہے (من أعطاها مؤتجرا فله أجرها، ومن منعها فانا آخذوها وشطر ماله عزمة من عزمات ربنا) ''یعنی جو بھی زکواۃ کو اجر وثواب کی نیت سے بخوشی دیدے تو اسے ضرور اجر ملے گا، لیکن جو کوئی نہ دے تو ہم اس سے زبردستی وصول کریں گے اور جرمانہ کے طور پر اس کا آدھا مال بھی لے لیں گے۔ کیونکہ یہ رب تعالی کے فرائض میں سے ہے۔'' (ابو داؤد، حدیث ۲۴۰۶)

(و) **سوشل بائیکاٹ:** اسلامی شریعت نے کچھ سزائیں معاشرتی بائیکاٹ کی صورت میں تجویز کی ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ تبوک سے پیچھے رہنے والوں کو سوشل بائیکاٹ کی سزا دی، یہاں تک اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا أن لاملجأ من الله الا اليه، ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم﴾ ''اور ان تین افراد کا توبہ بھی قبول فرمایا جن کا معاملہ ملتوی کردیا گیا تھا، یہاں تک کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کرسکیں، بے شک اللہ تعالی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے''۔ (التوبہ: ۱۱۸)

پچاس دنوں کی اس مشکل ترین حالت سے جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کو گزرنا پڑا وہ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالی عنھم تھے، جو مخلص مسلمان تھے، اس سے پہلے ہر غزوہ میں یہ شریک ہوئے مگر غزوہ تبوک میں سستی کی وجہ سے شریک نہیں ہوئے۔ اس غلطی کا ان کو اعتراف تھا، اسی لیے انہوں نے منافقین کی طرح جھوٹے عذر پیش نہیں کیے بلکہ سچ بول کر اپنے آپ کو سزا کے لیے پیش کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے آسمانی فیصلے تک تمام صحابہ کرام کو ان سے قطع کلامی کا حکم صادر فرمایا جب چالیس دن مکمل ہوئے تو ان کو اپنی بیویوں سے بھی علیحدہ ہونے کا حکم فرمایا، مزید دس دن گزرنے کے بعد آسمانی فیصلہ بشارت کی صورت میں نازل ہوئی۔ (فتح القدیر ۲/۴۱۴، ابن کثیر ۲/۴۱۱، ۴۱۳)

☆☆☆☆☆☆

حقوق انسانی: 1

اسلام کے انسانیت پر احسانات

میاں انوار اللہ

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿لقد خلقنا الانسان فی أحسن تقویم﴾ (التین: ۴) ''بتحقیق ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا'' انسان کو اعلیٰ درجہ کا جسم عطا کیا گیا جو کسی دوسری جاندار مخلوق کو نہیں دیا گیا۔ فکر و فہم اور علم و عقل کی وہ بلند پایہ قابلیتیں ودیعت کی گئیں۔ جو کسی دوسری مخلوق کے حصے میں نہیں آئیں۔ اولاد آدم علیہ السلام میں سے اس فضل و کمال کے بلند ترین مقام پر انبیاء علیہم السلام فائز ہیں، جو براہ راست رّب کائنات کے منتخب نمائندے ہیں۔

انسان جب اپنے جسم اور ذہن کو برائی پر لگا دیتا ہے تو اللہ اسے ادھر ہی چھوڑ دیتا ہے اور گراتے گراتے اس انسان کو گراوٹ کی اس انتہا تک پہنچا دیتا ہے کہ کوئی مخلوق گراوٹ میں اس حد کو پہنچی نہیں ہوتی۔ یہ مشاہدہ انسانی معاشرے میں بخوبی کیا جاسکتا ہے، حرص، طمع، خود غرضی، شہوت پرستی، نشہ بازی، کمینہ پن اور غیظ و غضب میں جو لوگ غرق ہو جاتے ہیں ان کا ضمیر مرجاتا ہے۔ وہ ''انسانیت'' سے عاری ہو جاتے ہیں، وہ وسیع تر قومی یا نظریاتی مفادات کو ذاتی مفادات پر بے دریغ قربان کرتے ہیں۔ ان کے اندر کی شخصیت پر ان کا انسانی ڈھانچہ جچتا ہی نہیں۔ جبکہ رب کائنات کے احکام کو من و عن ماننے والا اور اپنے رسول محترم ﷺ کی اتباع کرنے والا انسان ﴿لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم﴾ کی جیتی جاگتی تصویر ہوتا ہے۔

توحید کی نعمت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جلب منفعت اور دفع مضرت کے لئے صرف اپنی ذات سے رجوع کرنے اور تقرب الٰہی حاصل کرنے کی تعلیم دی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین﴾ ''ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' (الفاتحۃ: ۵)

۲۔ ﴿ومن الناس من یتخذ من دون اللہ أندادا یحبونھم کحب اللہ﴾ ''اور کچھ لوگ ایسے ہیں، جو غیر اللہ کو شریک بناتے ہیں اور انہیں یوں محبوب رکھتے ہیں جیسے اللہ کو محبوب رکھنا چاہیے'' (البقرۃ: ۱۶۳)

۳۔ ﴿شھد اللہ أنہ لاالہ الاھو والملئکۃ وأولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الاھو العزیز الحکیم﴾ ''اللہ نے شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، فرشتوں اور اہل علم نے بھی شہادت دی ہے، کہ وہ انصاف

کے ساتھ حکومت کر رہا ہے،اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ۔وہی زبردست ہے،حکمت والا ہے☆ ۔

۴۔ ﴿ان الله لایغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک بالله فقد افتری اثما عظیما﴾(النساء:۴۸) ''بلاشبہ اللہ شرک کوکبھی معاف نہیں کرے گا،اوراس کے علاوہ جسے چاہے۔معاف کردیتا ہے۔اورجس نے اللہ کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہرایا،اس نے بہتان باندھااور بہت بڑا گناہ کیا''۔

۵۔ ﴿انه من یشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة ومأواه النار﴾ ''جوشخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اوراس کاٹھکانہ جہنم ہے''(المائدۃ:۷۲)

حدیث مبارکہ میں ہے(عن ابی الدرداء قال أوصانی خلیلی أن لاتشرک بالله شیئا وان قطعت أوحرقت ولا تترک صلاۃ مکتوبة متعمدا)(ابن ماجة ،کتاب الفتن ۲/ ۱۳۳۹ وقال البوصیری اسناده حسن وشهر مختلف فیه،حم ۴/ ۱۱ ، ۵/ ۲۳۸) ''اللہ تعالی کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہیں ٹکڑے کردیا جائے،یاجلادیا جائے۔''

اسلام کا انسانیت پرعظیم ترین احسان ہے کہ اس نے دنیا کوتوحید کی نعمت عطا فرمائی ۔عقیدہ توحید دنیا کی اصل ہے۔کائنات کی زندہ حقیقت ہےاورانسانیت کی معراج ہے۔انسان اورانسانیت کی اس سے بڑھ کر ذلت اورکوئی نہیں ہوسکتی ،کہ وہ انسان جوایک اللہ کے آگے جھکنے اوراس کی ہی عبادت کرنے کیلئے پیدا کیا گیا،وہ اس ذات واحد کوچھوڑ کر جوخالق و مالک ہی نہیں،رب اور حاکم مطلق بھی ہے،دوسری ہستیوں کواپنا الٰہ بنائے اوراپنے ہی ہاتھوں سے تراشے ہوئے مجسموں یا اپنے ہی ہاتھوں دفن شدہ مردوں کی قبروں کے آگے سر جھکادے۔اوریہی نہیں بلکہ اتنا حقیر اور بزدل ہوجائے کہ وہ زندہ ومردہ انسانوں پہاڑوں، دریاؤں، درختوں، جانوروں، روحوں، شیطانوں، قدرتی مناظر اورکیڑے مکوڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہوجائے ۔شرک کالازمی نتیجہ معاشرے میں باہمی آویزش کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔

جبکہ عقیدہ توحیدانسانوں کورشتہ وحدت میں پروکرایک دوسرے کامونس وہمدرد بناتا ہے۔رحمۃ للعالمین ﷺ کی دی ہوئی

☆ اس میں علمائے ربانی کی بڑی شان اورفضیلت ہے کہ ان کی شہادت کواللہ رب العزت نے اپنی اوراپنے معصوم فرشتوں کی شہادت کے ساتھ یکجاذکرفرمایا۔

محمد ابن ابی العز نے شہادت یعنی گواہی کے چار مراتب بتائے ہیں:

۱۔ علم ،معرفت اوریکایقین۔ ۲۔ اس کاعمومی اظہاراوربیان۔ ۳۔ بوقت ضرورت اورعند الطلب بیان کرنا۔

۴۔ اس کے مطابق حقدارکوحق دلانے میں اپناکرداراداکرنا۔ (شرح العقیدۃ الطحاویة: ۹۰) (عبدالوہاب خان)